1106-نماز میں مرد و عورت کے مابین فرق

سوال

کیا نماز کی ادائیگی میں عورت و مرد کے مابین کوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

اصل میں عورت سب
دینی احکام میں مرد کی طرح ہی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
ہے :

" عورتیں مردوں کی طرح ہی ہیں "

مسند احمد، صحیح الجامع حدیث نمبر (
1983) میں اسے صحیح قرار دیا گیا ہے.

لیکن اگر عورتوں کے متعلق کسی چیز
میں خصوصیت کی دلیل مل جائے تو اس میں وہ مردوں سے مختلف ہونگی، اور اس موضوع میں
نماز کے اندر عورت کے بارہ میں جو علماء نے ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہے :

- عورت پر اذان اور اقامت نہیں ہے،
کیونکہ اذان میں آواز بلند کرنا مشروع ہے، اور عورت کے لیے آواز بلند کرنا جائز
نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :
اس میں ہمیں کسی اختلاف کا علم نہیں.

دیکھیں : المغنی مع الشرح الکبیر (1
/438).

- عورت کے چہرے کے علاوہ باقی سب کچھ
نماز میں چھپائے گی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی نوجوان عورت کی نماز
اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کرتا"

رواہ الخمسۃ.

عورت کے ٹخنے اور قدموں میں اختلاف
ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نماز میں آزاد عورت کا سارا بدن
چھپانا واجب ہے، اگر اس میں سے کچھ بھی ظاہر ہو گیا تو اس کی نماز صحیح نہیں ہو گی،
لیکن اگر بالکل تھوڑا سا ہو، امام مالک، اوزاعی اور امام شافعی کا یہی قول ہے.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (328/2
).

۔ عورت رکوع اور سجدہ میں اپنے آپ کو
اکٹھا کرے گی اور کھلی ہو کر نہ رہے کیونکہ یہ اس کے لیے زیادہ پردہ کا باعث ہے.

دیکھیں : المغنی (258/2).

لیکن اس کا ذکر کسی حدیث میں نہیں
ملتا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے "
المختصر" میں کہا ہے کہ : عورت اور مرد کے مابین نماز میں کوئی فرق نہیں، لیکن اتنا
ہے کہ عورت کے لیے اکٹھا ہونا اور سجدہ میں اپنا پیٹ رانوں سے لگا لینا مستحب ہے،
کیونکہ یہ اس کے لیے زیادہ پردہ کا باعث ہے، اور زیادہ پسندیدہ ہے، رکوع اور ساری
نماز میں. انتہی.

دیکھیں : المجموع للنووی (429/3).

۔ عورت کے لیے عورت کی جماعت میں
نماز ادا کرنا مستحب ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام
ورقہ کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کروایا کرے"

اس مسئلہ میں علماء کرام کے مابین
اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ المغنی اورالمجموع دیکھیں، اور
اگر غیر محرم مرد نہ سن رہے ہوں تو عورت اونچی آواز سے قرآت کرے گی.

دیکھیں : المغنی (202/2) اور
المجموع للنووی (4/84–85).

– عورتوں کے لیے گھروں سے باہر
مسجدوں میں جا کر نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن ان کی اپنے گھروں میں نماز ادا کرنا
افضل ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی کی بندیوں کو مسجدوں کی
طرف نکلنے سے منع نہ کرو، اوران کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں"

اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ
سوال نمبر (983) کے جواب کا مطالعہ کریں.

–اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی"
المجموع" میں کہتے ہیں :

عورتوں کی جماعت مردوں کی جماعت سے
کچھ اشیاء میں مختلف ہے :

1–جس طرح مردوں کے حق میں ضروری ہے
اس طرح عورتوں کے لیے ضروری نہیں.

2– عورتوں کی امام عورت ان کے وسط
میں کھڑی ہوگی.

3–اکیلی عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو
گی نہ کہ مرد کی طرح امام کے ساتھ.

4–جب عورتیں مردوں کے ساتھ صفوں
میں نماز ادا کریں تو عورتوں کی آخری صفیں ان کی پہلی صفوں سے افضل ہونگی.

دیکھیں : المجموع للنووی (455/3).

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا فائدہ
یہ ہے کہ اس سے اختلاط کی حرمت کا علم ہوتا ہے. انتہی

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.